

Globethics Repository

The logo for Globethics, featuring the word "Globethics" in white, sans-serif font centered within a solid blue rectangular background.

Hayat Nuzul Sayyid al-Masih AS ur Wiladat Imam Mahdi AS (PART 4)

This page was generated automatically upon download from the Globethics Repository. More information on Globethics see <https://www.globethics.net>. Data and content policy of Globethics Repository see <https://repository.globethics.net/pages/policy>.

Item Type	Book
Authors	Al-Qodiri, Muhammad Thohir
Publisher	Manshurat Minhaj al-Quran
Rights	With permission of the license/copyright holder
Download date	2026-07-09 04:33:50
Link to Item	http://hdl.handle.net/20.500.12424/188525

باب سوم



www.MinhajBooks.com



www.MinhajBooks.com

ولادتِ امام مہدی علیہ السلام کا موضوع اگرچہ براہِ راست ختمِ نبوت سے متعلق نہیں، مگر چونکہ مرزا غلام احمد قادیانی نے دعویٰ نبوت سے پہلے امام مہدی ہونے کا بھی دعویٰ کیا اور بعض دیگر گمراہانِ اُمت کی طرف سے بھی اس قسم کے دعوے کیے گئے اور آئے روز ہوتے رہتے ہیں، اس لیے ہم نے ضروری خیال کیا کہ اس عقیدہ کو احادیث کی روشنی میں بیان کر دیا جائے تاکہ مرزا صاحب کے دعویٰ مہدیت کا رد بھی ہو اور آئندہ مدعیانِ مہدیت کا علمی سطح پر سد باب بھی ہو سکے۔

ہر زمانے کا ایک مخصوص امام ہے اور کوئی دور ایسا نہیں جس میں اُمتِ مسلمہ کا کوئی امام نہ ہو۔ امام کی اہمیت کے باب میں کوئی کلام نہیں جیسا کہ قرآن حکیم میں واضح طور پر ارشاد ہوا ہے:

يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ اُنْسٍ مِّمَّ يَامُمِهِمْ (۱)

”وہ دن (یاد کریں) جب ہم لوگوں کے ہر طبقے کو اُن کے امام (پیشوا) کے ساتھ بلائیں گے۔“

امام کے بارے میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک معروف حدیث ہے:

عن معاوية قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم: من مات وليس له إمام مات ميتة جاهلية. (۲)

(۱) بنی اسرائیل، ۱۷: ۷۱

(۲) ۱- ابن حبان، الصحيح، ۱۰: ۴۳۴، رقم: ۴۵۷۳

۲- طبرانی، المعجم الأوسط، ۶: ۷۰، رقم: ۵۸۲۰

”حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص بغیر کسی امام (کی معرفت) کے اس دنیا سے رخصت ہو گیا اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی۔“

اس سلسلہ کے پہلے امام حضرت علی کرم اللہ وجہہ فآخ باب ولایت ہیں یعنی ولایت کا سلسلہ ان کی ذات گرامی سے شروع ہوا اور حضرت مہدی علیہ السلام آخری امام ہوں گے یعنی ان پر امامت ختم ہو جائے گی۔

ظہورِ امام مہدی علیہ السلام قیامت کی علاماتِ کبریٰ میں سے ہے

انعتادِ قیامت جو کہ اس دنیائے فانی کے خاتمے اور انسانی اعمال کے محاسبے کا نام ہے امرِ حق ہے اور اس پر ایمان نہ رکھنے والا مسلمان نہیں ہے۔ قیامت کا قائم ہونا تو برحق ہے لیکن یہ قائم کب ہوگی؟ اس بات کو اللہ رب العزت نے اپنے اور اپنے نبی آخر الزماں ﷺ کے درمیان راز رکھا ہے۔ تاہم اس کے ساتھ ساتھ اس کی چند نشانیاں بھی مقرر فرمادیں تاکہ ان کو دیکھ کر اہل ایمان یہ جان لیں کہ اب انعتادِ قیامت کا وقت قریب ہے۔ اللہ رب العزت نے قیامت کی نشانیوں کا ذکر قرآن مجید کی اس آیت مبارکہ میں یوں فرمایا ہے:

فَهَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَنْ تَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً فَقَدْ جَاءَ أَشْرَاطُهَا فَانِي لَهُمْ إِذَا جَاءَتْهُمْ ذِكْرُهُمْ ۝ (۱)

”تو اب یہ (منکر) لوگ صرف قیامت ہی کا انتظار کر رہے ہیں کہ وہ ان پر اچانک آ پینے؟ سو واقعی اس کی نشانیاں (قریب) آ پینچی ہیں، پھر انہیں ان کی نصیحت کہاں (مفید) ہوگی جب (خود) قیامت (ہی) آ پینے گی“

قیامت کی وہ علامات جن کا ظہور قیامت کے انتہائی قریبی زمانے میں ہو گا اور

جن کے ظہور کے بعد قیامت یک لخت واقع ہو جائے گی ان علامات کو قیامت کی علامات کبریٰ کا نام دیا جاتا ہے۔ یہ قیامت کے انتہائی قریبی زمانہ میں واقع ہوں گی اور ان کا ظہور پہ در پہ ہوگا۔ اُن کے ظہور کی یہ نشانی ہوگی کہ یہ ایک دوسرے کے ساتھ باہم منسلک ہو کر ظہور پذیر ہوں گی۔ اُن کے بارے میں کوئی واضح رہنمائی تو نہیں ملتی کہ یہ کب ظہور پذیر ہوں گی لیکن احادیث مبارکہ میں اُن کے زمانہ ظہور کا اشارہ ضرور دیا گیا ہے۔

حضور نبی اکرم ﷺ نے قیامت کی علامات کبریٰ کے زمانہ ظہور کا ذکر اپنے ایک فرمان مبارکہ میں یوں کیا ہے:

عن أبي قتادة قال: قال رسول الله ﷺ الآيات بعد المائتين. (۱)

”حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کی نشانیاں (کسی بھی ہزارویں سال کی) دوسری صدی ختم ہونے کے بعد ظاہر ہوں گی۔“

اس کا مفہوم یہ ہے کہ قیامت کی علامات کبریٰ جن کی تعداد دس ہے جب بھی ظاہر ہونا شروع ہوں گی وہ وقت کسی بھی ہزارویں سال کے شروع ہونے کے بعد پہلی دو صدیوں کے اختتام پر آئے گا۔ یعنی ہزارواں سال کوئی بھی ہو سکتا ہے خواہ وہ کئی ہزار برس کے بعد آئے یا لاکھوں برس کے بعد، اس امر کا تعین نہیں کیا گیا۔ جیسا کہ اب سن ہجری کا دوسرا ہزارواں برس شروع ہے مثلاً اس وقت ۱۴۲۹ سن ہجری ہے۔ گویا سن ہجری کو شروع ہوئے پہلا ہزارواں سال ختم ہو چکا ہے، اس پر مزید چار صدیاں بھی بیت چکی ہیں اور ۲۸ سال اگلی صدی کے بھی گزر چکے ہیں، اب پندرہویں صدی ہجری جاری ہے۔ ”بعد المائتین“ کا معنی یہ ہوا کہ جس طرح پہلا ہزارواں سال ختم ہو چکا ہے اور اس کی پانچویں

(۱) ۱- ابن ماجہ، السنن، کتاب الفتن، باب الآيات، ۲: ۱۳۴۸، رقم: ۴۰۵۷

۲- حاکم، المستدرک علی الصحیحین، ۴: ۴۷۵، رقم: ۸۳۱۹

۳- دیلمی، الفردوس بمأثور الخطاب، ۱: ۱۲۵، رقم: ۳۴۳

صدی جاری ہے۔ اسی طرح قیامت کی علامات کبریٰ کے ظہور کا زمانہ جب بھی شروع ہوگا اس کی ترتیب زمانی اور وقوع کی صورت یوں ہوگی کہ کسی زمانہ میں حسب سابق نیا ہزاروں سال شروع ہو کر اس کی پہلی دو صدیاں ختم ہو چکی ہوں گی اور اس ہزارویں برس کی تیسری صدی کی ابتداء ہوگی جب ظہورِ علامات کا آغاز ہوگا۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ علامات کبریٰ میں سے پہلی علامت امام مہدی ﷺ کی آمد ہے، حضرت امام مہدی ﷺ اُمتِ محمدی کے آخری مجدد ہوں گے بلکہ وہ مجددِ اعظم ہوں گے اور حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میری اُمت میں تجدیدِ دین کے لیے مجدد ہر صدی کے شروع میں آئے گا۔ مجدد کی پیدائش پچھلی صدی کے نصفِ آخر یا آخری تہائی میں ہوتی ہے اور نئی صدی کے آغاز پر وہ اپنا کام شروع کرنے کے لیے تیار ہوتا ہے۔ اس لیے امام مہدی ﷺ اُس ہزارویں سال کی دوسری صدی کے دورِ اواخر میں پیدا ہو چکے ہوں گے اور جوں ہی تیسری صدی (بعد المائتین) کا زمانہ شروع ہوگا تو آپ کا ظہور اور اعلان ہو جائے گا۔ یہ قیامت کی علامات کبریٰ میں سے پہلی علامت ہوگی۔

ظہورِ امام مہدی ﷺ اُمت کا اجماعی عقیدہ ہے

اُمتِ مسلمہ کے اجماعی اور متفق علیہ عقائد میں سے ہے کہ امام مہدی ﷺ کا ظہور اخیرِ زمانہ میں حق ہے اس لیے اس پر اعتقاد رکھنا ضروری ہے۔ امام مہدی ﷺ کا ظہور احادیثِ صحیحہ متواترہ اور اجماعِ اُمت سے ثابت ہے، اگرچہ ان کے ظہور کے حوالے سے بعض تفصیلات اخبارِ احاد سے ثابت ہیں۔ عہدِ صحابہ و تابعین سے لے کر آج تک امام مہدی ﷺ کے ظہور کو شرق و غرب کے ہر طبقہ فکر کے علماء و محققین، ہر قرن اور ہر زمانہ میں نقل کرتے چلے آئے ہیں جن میں ان تمام احادیث اور آثارِ صحابہ کو جمع کیا گیا ہے۔

آمدِ مہدی ﷺ کے حوالے سے کثیر تعداد میں ائمہ حدیث نے اس موضوع پر روایت کی جانے والی احادیث کو متواتر کہا ہے۔ واضح رہے کہ متواتر احادیث کو ماننا واجب

کا درجہ رکھتا ہے اور ان پر ایمان نہ رکھنا گمراہی کی دلیل ہے۔ ظہورِ امام مہدی علیہ السلام کے باب میں مروی احادیث کو بیان کرنے والے ائمہ میں امام قرطبی، امام ابن قیم جوزی، امام ابن حجر عسقلانی، امام سخاوی، امام جلال الدین سیوطی، امام ابن حجر مکی، ملا علی قاری، امام زرقانی، امام قسطلانی اور امام برزنجی رحمہم اللہ کے اسماء گرامی قابل ذکر ہیں۔ علاوہ ازیں جن ائمہ نے ان حدیث متواترہ سے استنباط کیا ہے ان میں امام سفیان ثوری، امام ابن حبان، امام بیہقی، امام ابو القاسم السہیلی، امام ابو عبد اللہ القرطبی، امام ابن تیمیہ، امام ابن القیم جوزی، امام ابن کثیر، امام جلال الدین سیوطی، امام ابن حجر مکی رحمہم اللہ شامل ہیں۔

اس سے یہ بات اظہر من الشمس ہو جاتی ہے کہ آمدِ امام مہدی علیہ السلام کا عقیدہ خالصتاً اسلامی عقیدہ ہے۔

ظہورِ امام مہدی علیہ السلام پر ائمہ حدیث کی تصانیف

ظہورِ امام مہدی علیہ السلام کے عقیدہ سے متعلق بہت سے ثقہ ائمہ حدیث نے اپنی تصانیف میں احادیث کی تخریج کی ہے۔ ذیل میں ایسی چند منتخب کتب کی فہرست عام استفادہ کے لیے پیش کی جا رہی ہے۔ اس سے اس امر کا اندازہ بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ ائمہ و محدثین و علمائے ملت کے نزدیک اس عقیدہ کی کتنی اہمیت ہے؟ ترتیبِ زمانی کے ساتھ فہرست کتب ملاحظہ ہو:

۱۔ عبد الرزاق بن ہمام (م ۲۱۱)، المصنف

۲۔ ابن ماجہ (م ۲۴۳)، السنن

۳۔ ابو داؤد (م ۲۷۵)، السنن

۴۔ ابو عیسیٰ ترمذی (م ۲۹۷)، السنن

۵۔ مقدسی (م ۳۵۵)، البدء والتاریخ

- ۶۔ طبرانی (م ۳۸۸)، المعجم الكبير
- ۷۔ ابوسليمان الخطابي (م ۳۸۸)، معالم السنن
- ۸۔ بغوي (م ۵۱۰)، مصابيح السنة
- ۹۔ ابن اثير جزري (م ۶۰۶)، جامع الأصول
- ۱۰۔ محي الدين ابن عربي (م ۶۳۸)، الفتوحات المكية
- ۱۱۔ ابن طلحة شافعي (م ۶۵۲)، مطالب السؤل
- ۱۲۔ ابن جوزي (۶۵۳)، تذكرة خواص الأمة
- ۱۳۔ عبد الحميد بن ابى الحديد (م ۶۵۵)، شرح نهج البلاغة
- ۱۴۔ منذري (م ۶۵۶)، مختصر سنن أبى داود
- ۱۵۔ محمد بن ابى بكر قرطبي (م ۶۷۱)، التذكرة
- ۱۶۔ ابن خلكان (م ۶۸۹)، وفيات الأعيان
- ۱۷۔ محب الدين طبري (م ۶۹۳)، ذخائر العقبى
- ۱۸۔ حموي خراساني (م ۷۳۲)، فرائد السمطين
- ۱۹۔ خطيب تبريزي (م ۷۳۷)، مشكاة المصابيح
- ۲۰۔ سراج الدين ابن الوردي (م ۷۴۹)، خريدة العجائب
- ۲۱۔ ابن قيم جوزيه حنبلي (م ۷۵۱)، المنار المنيف
- ۲۲۔ ابن كثير دمشقي (م ۷۷۴)، الفتن والملامح
- ۲۳۔ سيد علي همداني (م ۸۷۶)، مودة القربى

- ۲۴۔ سعد الدین تفتازانی (م ۹۳۷)، شرح المقاصد
- ۲۵۔ نور الدین بیہقی الشافعی (م ۸۰۷)، مجمع الزوائد
- ۲۶۔ نور الدین بیہقی الشافعی (م ۸۰۷)، موارد الظمان
- ۲۷۔ ابن الصباغ مالکی (م ۸۵۵)، الفصول المهمة
- ۲۸۔ سیوطی شافعی، العرف الوردی
- ۲۹۔ ابن طولون دمشقی (م ۹۵۳)، الائمة الإثني عشر
- ۳۰۔ عبد الوہاب شعرانی (م ۹۷۳)، اليواقيت والجواهر
- ۳۱۔ احمد بن حجر بیہقی (م ۹۷۴)، الصواعق المحرقة
- ۳۲۔ احمد بن حجر بیہقی (م ۹۷۴)، الفتاوى الحديثية
- ۳۳۔ علاء الدین قزوينی ہندی (م ۹۷۵)، كنز العمال
- ۳۴۔ احمد دمشقی قرمانی (م ۱۰۰۸)، أخبار الدول و آثار الأول
- ۳۵۔ ملا علی قاری حنفی (م ۱۰۱۴)، مرقاة المفاتيح شرح مشكوة المصابيح
- ۳۶۔ محمد بن عبد الرسول بزرنجی (م ۱۱۰۳)، الاشاعة من أشرار الساعة
- ۳۷۔ احمد بن علی مینینی (م ۱۱۷۳)، فتح المنان شرح الفوز والأمان
- ۳۸۔ شمس الدین سفارینی (م ۱۱۸۸)، لوائح الأنوار الإلهية
- ۳۹۔ محمد الصبان شافعی (م ۱۲۰۶)، اسعاف الراغبين
- ۴۰۔ سيد مؤمن شيلنجي (م ۱۲۹۰)، نور الابصار
- ۴۱۔ عبد الرؤف مناوی (م ۱۳۰۱)، فيض القدير شرح الجامع الصغير

- ۴۲۔ شیخ حسن خمرای مصری (م ۱۳۰۳)، مشارق الأنوار
- ۴۳۔ سید محمد صدیق قنوجی (م ۱۳۰۷)، الإذاعة لما كان وما يكون
- ۴۴۔ عہاب الدین حلوانی (م ۱۳۰۸)، القطر الشهدي في اوصاف المهدي
- ۴۵۔ محمد البليسي شافعي (م ۱۳۰۸)، العطر الوردي في شرح القطر
- ۴۶۔ خير الدين الوبي حنفي (م ۱۳۱۷)، غالية المواعظ
- ۴۷۔ شمس الحق العظيم آبادی (المتولد ۱۲۷۳)، عون المعبود شرح سنن ابو داود
- ۴۸۔ محمد بن جعفر کتانی (م ۱۳۴۵)، نظم المتناثر
- ۴۹۔ محمد عبدالرحمن مبارکپوری (م ۱۳۵۴)، تحفة الأحوذی
- ۵۰۔ شیخ الأزهري محمد النضر حسين (م ۱۳۷۷)، نظرة في أحاديث المهدي
- ۵۱۔ شیخ منصور علی ناصف (م ۱۳۷۱)، التاج الجامع للاصول
- ۵۲۔ احمد بن صدیق مغربی (م ۱۳۸۰)، ابراز الوهم الممكنون^(۱)
- ان ائمہ و محدثین کے علاوہ بھی اہل علم کی کثیر تعداد نے اس موضوع پر اپنی تحقیق پیش کی ہے۔

امام مہدی کے مسئلے پر تمام مذاہب اور مکاتب فکر کا اجماع

یہ بات قابل ذکر ہے کہ آمد امام مہدی ﷺ کے عقیدے پر ہر دور میں اُمت کا اجماع رہا ہے۔ یہ مسئلہ کبھی بھی صحابہ، تابعین، تبع تابعین کے ادوار میں ائمہ، فقہاء، مجتہدین، علماء و صوفیاء کے درمیان مختلف فیہ نہیں رہا۔ تمام مکاتب فکر و مذاہب کے ہاں اس مسئلے پر ہمیشہ اتفاق ہی رہا ہے۔ اہل تشیع اور اہل سنت کے درمیان صرف ایک نکتے پر

(۱) مہدی الفقیہ ایمانی، الإمام المہدی عند أهل السنة، المحتویات

اختلاف ہے کہ اہل تشیع کے عقیدے کے مطابق امام مہدی علیہ السلام پیدا ہونے کے بعد غائب ہو گئے اور ان کا دوبارہ ظہور قرب قیامت کے وقت ہوگا جبکہ اہل سنت کا عقیدہ یہ ہے کہ وہ ابھی پیدا نہیں ہوئے اور ان کی ولادت ہونی ہے۔ اس اختلاف کے علاوہ اُمت میں ان کی آمد اور مقام و مرتبہ کے حوالے سے اور کوئی اختلاف نہیں۔ اہل سنت اور اہل تشیع کی کتب میں یہ اختلاف دیکھا جاسکتا ہے۔

آمدِ امام مہدی علیہ السلام کا حوالہ قرآن حکیم کے تناظر میں

اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ مَنَعَ مَسْجِدَ اللَّهِ أَنْ يُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ وَسَعَىٰ فِي خَرَابِهَا ۗ أُولَٰئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ أَنْ يَدْخُلُوهَا إِلَّا خَائِفِينَ ۗ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝ (۱)

”اور اس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہوگا جو اللہ کی مسجدوں میں اُس کے نام کا ذکر کیے جانے سے روک دے اور انہیں ویران کرنے کی کوشش کرے انہیں ایسا کرنا مناسب نہ تھا (بلکہ ان کو تو یہ چاہیے تھا) کہ مسجدوں میں (اللہ سے) ڈرتے ہوئے داخل ہوتے، ان کے لیے دنیا میں بھی ذلت ہے اور ان کے لیے آخرت میں (بھی) بڑا عذاب ہے“

مذکورہ آیت مبارکہ میں عمومی اطلاق اُمت کے لوگوں کے لیے ہے لیکن تاریخی شانِ نزول کے اعتبار سے مشہور تابعی امام سدی (شاگرد حضرت عبد اللہ بن عباسؓ) روایت کرتے ہیں کہ ان سے مراد پرانے وقت کے رومی لوگ ہیں کہ جب بخت نصر غالب آیا تھا تو اس نے اللہ کے گھروں کو ویران کر دیا اور اللہ کے نام کو بلند کرنا بند کروا دیا تھا۔ ان رومیوں نے اپنے غلبے کے دوران بیت المقدس کو ویران کیا تھا۔ اب یہ لوگ جب

بھی بیت المقدس میں داخل ہوں گے تو خوفزدہ ہو کر اور گردنیں جھکاتے ہوئے داخل ہوں گے لیکن آج صورت حال یہ ہے کہ آج رومی نہ تو خائف ہیں اور نہ سر جھکائے ہوئے داخل ہوتے ہیں کیونکہ بیت المقدس تو یہودیوں کے قبضے میں ہے اور رومیوں پر تو پابندی ہی نہیں ہے بلکہ آج تو مسلمان سر جھکا کر داخل ہوتے ہیں اور ڈرتے پھرتے ہیں۔ امام ابن جریر طبری آیت کریمہ کے اس حصہ کے بارے میں امام سدی الکبیر سے روایت کرتے ہیں:

﴿لَهُمْ فِي الدُّنْيَا حِزْبٌ﴾ أما حزبهم في الدنيا فإنهم إذا قام المهدي وفتحت القسطنطينيه، قتلهم، فذالك الحزبي. (۱)

”ان کے لیے دنیا میں بھی ذلت ہے ﴿ دنیا میں ان کی ذلت اُس وقت ہوگی جب امام مہدی علیہ السلام تشریف لائیں گے اور قسطنطنیہ فتح ہوگا۔ امام مہدی انہیں ایک جنگ میں ہلاک کریں گے، پس یہ ان کی ذلت ہوگی۔“

ایک اور مقام پر اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا:

وَقَضَيْنَا إِلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ فِي الْكِتَابِ لَتُفْسِدُنَّ فِي الْأَرْضِ مَرَّتَيْنِ وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا كَبِيرًا ۝ فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ أُولَاهُمَا بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَنَا أُولَى بَأْسٍ شَدِيدٍ فَجَاسُوا خِلَلِ الدِّيَارِ وَكَانَ وَعْدًا مَفْعُولًا ۝ ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَأَمْدَدْنَاكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَجَعَلْنَاكُمْ أَكْثَرَ نَفِيرًا ۝ إِنْ أَحْسَنْتُمْ أَحْسَنْتُمْ لِأَنْفُسِكُمْ ۖ وَإِنْ أَسَأْتُمْ فَلَهَا ۖ فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ الْآخِرَةِ لِيَسُوءَ وُجُوهَكُمْ وَلِيَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوهُ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَلِيُتَبِّرُوا مَا عَلَوْا تَتَبِّرًا ۝ (۲)

(۱) طبری، جامع البیان فی تفسیر القرآن، ۱: ۵۰۱

(۲) بنی اسرائیل، ۱۷: ۷-۴

”اور ہم نے کتاب میں بنی اسرائیل کو قطعی طور پر بتا دیا تھا کہ تم زمین میں دو مرتبہ ضرور فساد کرو گے اور (اطاعتِ الہی سے) بڑی سرکشی برتو گے ۵ پھر جب ان دونوں میں سے پہلی مرتبہ کا وعدہ آ پہنچا تو ہم نے تم پر اپنے ایسے بندے مسلط کر دیئے جو سخت جنگجو تھے پھر وہ (تمہاری) تلاش میں (تمہارے) گھروں تک جا گھسے اور (یہ) وعدہ ضرور پورا ہونا ہی تھا ۶ پھر ہم نے اُن کے اوپر غلبہ کو تمہارے حق میں پلٹا دیا اور پھر ہم نے اموال و اولاد (کی کثرت) کے ذریعے تمہاری مدد فرمائی اور ہم نے تمہیں افرادی قوت میں (بھی) بڑھا دیا ۷ اگر تم بھلائی کرو گے تو اپنے (ہی) لیے بھلائی کرو گے اور اگر تم برائی کرو گے تو اپنی (ہی) جان کے لیے۔ پھر جب دوسرے وعدے کی گھڑی آئی (تو اور ظالموں کو تم پر مسلط کر دیا) تاکہ (مار مار کر تمہاری نافرمانیوں اور سرکشی کی سزا کے طور پر) تمہارے چہرے بگاڑ دیں اور تاکہ مسجد اقصیٰ میں (اسی طرح) داخل ہوں (غالب اور فاتح ہو کر) جیسے اس میں (حملہ آور) پہلی مرتبہ داخل ہوئے تھے اور تاکہ جس (مقام) پر غلبہ پائیں اس کو تباہ و برباد کر ڈالیں ۸“

ان آیات میں بنی اسرائیل، یروشلم اور القدس کا ذکر کیا گیا ہے نیز بیت المقدس پر مختلف اوقات میں ہونے والے پے در پے حملوں کے ہونے اور اس کا فتح کیا جانا مذکور ہے۔ اس دوسرے وعدے کی گھڑی کی تعبیرات مفسرین نے مختلف کی ہیں۔ بعضوں نے اسے ماضی سے متعلق کیا ہے اور بعضوں نے اسے مستقبل سے متعلق کیا ہے اگر اسے ماضی سے تعبیر کریں تو یہی ترجمہ ہو گا کہ پھر جب دوسرے وعدے کی گھڑی آئی اگر مستقبل سے متعلق ہو تو مطلب ہو گا کہ جب دوسرے وعدے کی گھڑی آئے گی تو تم پر اوروں کو مسلط کر دیں گے۔ مستقبل کے لحاظ سے آیت مبارکہ کے معانی کریں تو قرآن مجید کی یہ آیت مبارکہ قرآن حکیم کے ان مضامین میں شامل ہے جو قرآنی پیشین گوئیاں کہلاتی ہیں۔ جن میں آئندہ پیش آنے والے واقعات کا ذکر موجود ہوتا ہے۔

پیشین گوئیاں قرآن پاک کے مضامین کا ایک باب ہیں۔ درج بالا آیت نمبر ۷ کی ائمہ تفسیر، صحابہ، تابعین اور اکابرین نے مختلف حوالوں سے تعبیرات، اطلاقات اور انطباقات بیان کیے ہیں۔ تمام تعبیرات اپنی جگہ پر صحیح اور درست ہیں اور ان میں سے ایک تعبیر امام ابن جریر طبری نے 'جامع البیان فی تفسیر القرآن' میں روایت کی ہے اور یہ روایت صحابی رسول حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نیز اس روایت کو امام جلال الدین سیوطی نے اپنی تفسیر 'الدر المنثور' میں بھی بیان کیا ہے۔

حضرت حذیفہ بن یمان سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

فهذا من صنعة حُلِّي بيت المقدس ويردّه المهدي إلى البيت المقدس، وهو ألف سفينة وسبع مائة سفينة، يُرسي بها علي يافا، حتى تُنقل إلى بيت المقدس، وبها يجمع الله الأولين والآخرين. (۱)

”یہ بیت المقدس کے زیورات کی سرگزشت ہے، انہیں امام مہدی واپس بیت المقدس پہنچائیں گے۔ یہ زیورات سترہ سو بحری بیڑوں میں لدے ہوئے ہوں گے جنہیں یافا کے مقام پر لنگر انداز کیا جائے گا یہاں تک کہ انہیں بیت المقدس منتقل کر دیا جائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ بیت المقدس میں ہی اولین و آخرین کو جمع فرمائے گا۔“

اس حدیث مبارکہ سے دو باتیں سامنے آتی ہیں:

۱۔ سیدنا امام مہدی علیہ السلام جب تشریف لائیں گے تو بیت المقدس (یروشلم) آخری بار آپ ہی کے ہاتھوں فتح ہوگا۔ آپ اپنی عالمی خلافت کا ہیڈ کوارٹر بیت المقدس کو بنائیں گے۔ آپ کا کل زمانہ خلافت مقبول اور مختار روایات کے مطابق ۷ سے ۹ برس یا ۲۰ برس ہے۔ اس سے زائد کا ذکر بھی موجود ہے مگر یہ روایات مقبول اور مختار ہیں۔ اب ان دو مختار

(۱) ۱۔ طبری، جامع البیان فی تفسیر القرآن، ۱۵: ۲۲

۲۔ سیوطی، الدر المنثور، ۵: ۲۴۳

روایات کو جمع کیا جائے تو اس کی تطبیق یوں کی جاسکتی ہے کہ آپ مجموعی طور پر ۲۰ سال حکومت کریں گے اور ان ۲۰ سالوں میں سے ۷ یا ۹ سال کا عرصہ ایسا ہوگا جب آپ خلیفۃ اللہ فی الارض کے مرتبہ کو پہنچ جائیں گے، یعنی پوری زمین پر آپ کی حکومت ہوگی۔ روئے زمین پر سلطنتِ اسلامیہ، خلافتِ الہیہ اور خلافتِ محمدیہ قائم ہوگی۔ اسلام، دنیا کے سپریم پاور کے طور پر سامنے آئے گا اور امام مہدی علیہ السلام اس خلافت و سلطنت کے خلیفہ و سربراہ ہوں گے۔ یہ خلافت ۷ سے ۹ برس قائم ہوگی اور ۲۰ میں سے پہلے ۱۳، ۱۴ سالوں میں عرب سے لے کر شام، قسطنطنیہ، روم اور یورپ آپ کی سلطنت میں آجائے گا اور باقی سلطنتیں آپ بعد میں فتح کریں گے۔ ان کی فتح کے بعد عالمی خلافت قائم ہوگی جو کہ ۷ سے ۹ سال تک رہے گی۔

۲۔ دوسری بات اس حدیث سے یہ سامنے آتی ہے کہ بیت المقدس کی فتح کے وقت ۱۷۰۰ ہجری بیڑے استعمال ہوں گے۔ حدیث کا یہ دوسرا حصہ ان لوگوں کے لیے غور و فکر کا متقاضی ہے جو امام مہدی علیہ السلام کے پیدا ہو چکنے کے دعویدار رہتے ہیں اور ہمیشہ اگلے ”دو، تین“ سالوں میں ان کے ظہور کا اعلان کرتے رہتے ہیں نیز ان کے ”عنقریب“ ظہور کے حوالے سے اُمت کے اندر ایسے خیالات کو پروان چڑھایا جاتا رہا ہے۔ عرب و عجم کے کئی علماء نے کئی مرتبہ اس خیال کو فروغ دیا ہے کہ امام مہدی علیہ السلام پیدا ہو چکے ہیں۔ راقم ایسے کئی علماء کو جانتا ہے جو پچھلے کئی سالوں سے بلا ناغہ حج پر جا رہے ہیں تاکہ امام مہدی علیہ السلام کے ہاتھ پر براہ راست بیعت کرنے والوں میں شامل ہو جائیں حتیٰ کہ کئی افراد یہ بھی کہہ رہے ہیں کہ وہ ۱۹۶۰ء میں پیدا ہو چکے ہیں اور عنقریب ایک دو سالوں میں اعلان کرنے والے ہیں۔

یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ امام مہدی علیہ السلام کی حکومت معجزانہ طور پر خود بخود ہی وجود میں نہیں آجائے گی، بلکہ دنیا کے واقعات پورے فطری عمل کے ساتھ اس طرح تبدیل ہوں گے کہ بالآخر ایک عالمگیر اسلامی حکومت کا قیام عمل میں آجائے گا۔

حالات کا معروضی سطح پر جائزہ لیا جائے تو دنیا کے موجودہ حالات دور دور تک بھی اس تصور کا اشارہ نہیں دیتے۔ نیز سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا آج اُمتِ مسلمہ بیت المقدس کو فتح کرنے کے لیے ۱۷۰۰ ہجری بیڑے جمع کرنے کے قریب آگئی ہے..... نہیں، اُمتِ مسلمہ کی اس حوالے سے صورتحال ابھی اس مقام پر نہیں پہنچی۔ امام مہدی ﷺ کی آمد میں بھی اتنا وقت درکار ہے کہ تغیراتِ زمانہ بڑی بڑی تبدیلیاں لانے کا باعث بنے گا۔ بڑی بڑی طاقتیں اس وقت تک تاخت و تاراج ہو چکی ہوں گی عالمی سطح پر موجودہ طاقت کا توازن ٹوٹے گا۔ عالمی طاقت کے توازن میں دور رس تبدیلیاں رونما ہوں گی اور ایک عالمگیر خلافتِ اسلامیہ کی تشکیلِ نوعِ عمل میں آئے گی۔

احادیث کے ضخیم ذخیرہ میں تلاشِ بسیار کے باوجود آج کی سپر پاور کا کہیں بھی اشارہ یا ذکر نہیں ملتا اور نہ یہ پتا چلتا ہے کہ اس وقت کون لوگ عالم کفر کی طاقت ہوں گے۔ اس سے توفیقِ الہی اور فیضِ مصطفیٰ ﷺ کے ذریعے یہ تصور اور گمان غالب ہے کہ موجودہ بڑی طاقت کا ذکر نہ ملنا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اس زمانے کے آنے تک آج کی سپر طاقت مٹ چکی ہوگی اور دوسری طاقتیں امام مہدی ﷺ کے مد مقابل ہوں گی۔ احادیث کے مطالعہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت کی بڑی طاقت غالباً یورپ ہو گا یعنی طاقت کا توازن اس کے پاس ہوگا اور یورپ کا دارالحکومت اس وقت روم ہوگا۔ جس طرح آج یورپ آپس میں متحد ہو رہا ہے اور بیلجیئم (Belgium) کے برسلز (Brussels) کو انہوں نے اس کے محل وقوع کی اہمیت کی وجہ سے اپنا دارالحکومت بنا رکھا ہے، ممکن ہے آنے والے وقتوں میں یورپ اپنا دارالحکومت روم کو بنا لے۔ پس امام مہدی ﷺ کی آمد کے وقت کا تعین کرنے کے لیے اس بات کو بھی ملحوظ خاطر رکھنا ہوگا کہ کیا عالمی حالات اس نچ پر پہنچ چکے ہیں اور بیت المقدس کی فتح کے لیے ۱۷۰۰ ہجری بیڑے اس وقت اُمتِ مسلمہ کے پاس موجود ہیں اور اگر نہیں تو اس صورتحال اور ان عالمی حالات تک پہنچنے میں کتنا وقت درکار ہوگا؟

سیدنا امام مہدی علیہ السلام کی ولادت و حلیہ

احادیث و روایات کے مطابق سیدنا امام مہدی علیہ السلام کی پیدائش مدینہ طیبہ میں اس وقت موجود ایک قصبہ قرعہ میں ہوگی اور ۳۰ سے ۴۰ سال کا عرصہ مدینہ طیبہ میں ہی گزاریں گے۔ بعد ازاں ایک حج کے موقع پر مکہ المکرمہ میں حجر اسود اور مقامِ ابراہیم کے درمیان آپ کے ہاتھ پر ۳۱۳ اکابرین اُمت بیعت کریں گے اور سات علماء اُمت پہلے بیعت کریں گے۔ حضرت امام مہدی علیہ السلام اس اُمت کے مجددِ اعظم اور آخری مجدد ہوں گے۔

حضرت امام مہدی علیہ السلام کا نام محمد ہوگا، والد کا نام عبد اللہ اور والدہ کا نام آمنہ ہوگا، آپ حنیٰ حسینی سید ہوں گے۔ والد کی طرف سے حسینی اور والدہ کی طرف سے حسنی ہوں گے، حضرت فاطمہ کی اولاد سے ہوں گے، آپ کی داڑھی گھنی ہوگی، آپ کی دائیں گال میں ایک تل ہوگا، آپ کے کندھوں کے درمیان حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم مبارک کی مہر ہوگی، اوپر اُونی چادریں پہن رکھی ہوں گی، ہاتھ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار ہوگی، جوان ہوں گے، عمر ۳۰ سے ۴۰ سال کے درمیان ہوگی، درمیانہ قد، اکہرا جسم، سیاہ زلفیں، بڑی سرگیں آنکھیں، چہرہ سفید سرخی مائل، چمکتے ہوئے ستارے محسوس ہوں گے، شخصیت و حسنِ عربی، جسامت عجمی (شخصیت عرب و عجم کے خواص کی جامع)، چوڑی پیشانی، ناک اونچی، دانت آگے سے کھلے ہوں گے اور ان سے نور نکلے گا، سر پر عمامہ، کملی اوڑھے ہوئے ہوں گے۔

ظہورِ امام مہدی علیہ السلام سے قبل کے حالات

امام مہدی علیہ السلام کی آمد سے قبل زلزلے کثرت سے ہوں گے بعض اوقات ہم آج کل کے زلزلوں کو دیکھتے ہیں تو سمجھتے ہیں کہ شاید یہ وہی نشانی ہے جو آمدِ امام مہدی کی ہے۔ نہیں بلکہ یہ زلزلے تو ان زلزلوں کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

کی حدیث مبارکہ اس کی وضاحت کرتی ہے:

عن أم سلمة رضي الله عنها قالت: سمعت رسول الله ﷺ يقول: يكون بعدي خسف بالمشرق وخسف بالمغرب وخسف في جزيرة العرب قلت: أي خسف بالأرض وفيها الصالحون؟ قال لها رسول الله ﷺ إذا كثرت أهلها الخبث. (۱)

”حضرت أم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے بعد ایک خسف (وہ زلزلہ جس کے نتیجے میں زمین دھنس جائے گی) مشرق میں ہوگا اور ایک زلزلہ مغرب میں اور ایک زلزلہ جزیرہ عرب میں واقع ہوگا میں نے عرض کیا: کیا زمین دھنسا دی جائے گی درآں حال یہ کہ اس میں نیک لوگ ہوں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے اُن سے فرمایا: جب اس کے رہنے والوں میں برائی زیادہ ہو جائے گی۔“

حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تین بہت بڑے زلزلے زمین پر آئیں گے جس کے نتیجے میں زمین دھنس جائے گی، یہ زلزلے درج ذیل مقامات پر ہوں گے:

۱۔ کرۃ ارضی کے مشرق کی جانب

۲۔ کرۃ ارضی کے مغرب کی طرف

۳۔ سر زمین عرب پر

آپ ﷺ کے ظہور سے قبل سورج ایک خاص نشانی سے طلوع ہوگا اور یہ سورج کا مغرب سے طلوع ہونا نہیں بلکہ ایک اور نشانی ہوگی۔ مشرق کی طرف سے ایک بڑا روشن ستارہ بہت لمبی دم والا طلوع ہوگا، دنیا دیر تک اس کو دیکھے گی۔

(۱) ہیشمی، مجمع الزوائد، ۸: ۱۱

امام مہدی علیہ السلام کی آمد سے قبل رمضان المبارک کی پہلی تاریخ کو سورج گرہن ہوگا اور ایک ہی رمضان میں دو بار چاند گرہن ہوں گے اور یہ واقعہ اس سے قبل کبھی نہیں ہوا ہوگا۔

جس سال حج کے موقع پر سیدنا امام مہدی علیہ السلام کا ظہور ہوگا اس حج پر منی کے میدان میں بہت بڑی جنگ ہوگی، قبائل کے درمیان مقاتلہ سے بہت زیادہ خون خرابہ اور تباہی ہوگی۔ اس کے بعد لوگ اپنی پناہ گاہ ڈھونڈیں گے کہ کسی کے دامن میں پناہ مل جائے پس وہ پناہ گاہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کو بنایا گیا ہے۔

جب حضرت امام مہدی علیہ السلام کا ظہور ہوگا تو سفیانی نامی ایک شخص جس کا تعلق بدبخت اور ملعون یزید کے قبیلے سے ہوگا وہ ملک شام کے علاقے میں بہت بڑا مقاتلہ کرے گا جو کوفہ اور عراق کی سر زمین تک بہت سارے شہروں کے تقریباً ایک لاکھ افراد کو قتل کر دے گا۔ بعد ازاں سفیانی سے بدلہ لینے کے لیے مشرق کی سر زمین سے (اور احادیث میں خراسان اور کوفہ کا لفظ آیا ہے) سیاہ رنگ کے جھنڈے لے کر لشکر نکلیں گے (حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر غزوات میں جو جھنڈا استعمال فرماتے اس کا رنگ بھی سیاہ ہوتا تھا) اور جنگ کرتے کرتے آگے بڑھیں گے، اس لشکر کی قیادت بنو تمیم کا ایک شخص شعیب بن صالح تمیمی کر رہا ہوگا۔ یہ اکہرا بدن اور چھوٹی داڑھی والا جوان شخص ہوگا اور ملک شام سے بیت المقدس تک بہت سارے علاقے فتح کر لے گا۔

سفیانی کو امام مہدی علیہ السلام کے مدینہ سے مکہ آنے کی خبر ہوگی وہ ایک بہت بڑے لشکر کو آپ کو گرفتار کرنے کی غرض سے بھیجے گا۔ مکہ اور مدینہ کے درمیان مقام بیداء (چٹیل میدان) پر زمین پھٹے گی اور اس کا سارا لشکر تباہ ہو جائے گا۔ بیسیوں احادیث میں امام مہدی علیہ السلام کے ظہور سے قبل مقام بیداء پر زمین کے پھٹنے اور سفیانی لشکر کے تباہ ہونے کا ذکر موجود ہے۔ یہ واقعہ سن کر شام سے قافلے مکہ کی جانب چل پڑیں گے اور پوری دنیا سے ۴۰ ابدال اور سرزمین عراق کے کل اولیاء بھی مکہ کی جانب چل پڑیں گے اور

مکہ میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔

امام مہدی علیہ السلام کے ایک بھائی ہوں گے جو ایک روایت کے مطابق باپ کی طرف سے ہوں گے اور دوسری روایت کے مطابق چچا زاد بھائی ہوں گے جنہیں ہاشمی کہا جائے گا۔ وہ بھی ایک لشکر لے کر چلیں گے اور یہ لشکر شعیب بن صالح تمیمی کے لشکر کے ساتھ مل کر دیگر قافلوں کے ہمراہ سیدنا امام مہدی علیہ السلام کے لشکر میں شامل ہو جائے گا اور ایک عظیم لشکر امام مہدی علیہ السلام کی قیادت میں سوئے شام اور قسطنطنیہ روانہ ہو جائے گا۔ عرب پر آپ کی حکومت قائم ہو جائے گی اور پھر عالمی خلافت قائم کرنے کے لیے قسطنطنیہ روانہ ہوں گے، اس وقت کا قسطنطنیہ آج کا استنبول ہے۔

امام مہدی علیہ السلام کے پیدا ہونے کے دعویدار ذرا غور کریں کہ ابھی تو ترکی مسلمانوں کے پاس ہے اور جب امام مہدی علیہ السلام ترکی فتح کریں گے تو گویا اس وقت کے حالات بدل چکے ہوں گے۔ قسطنطنیہ فتح کرنے کے بعد آپ القدس پر حملہ کر کے بیت المقدس فتح کریں گے۔ بعد ازاں بلاد روم فتح ہوں گے۔ بیت المقدس کو فتح کر لینے کے بعد آپ اپنی افواج ہند اور سندھ (پاکستان اور ہندوستان) کو فتح کرنے کے لیے بھیجیں گے۔

ان احادیث کو بیان کرنے کا مقصد اس بات کو واضح کرنا ہے کہ جب ہندو سندھ کی فتوحات، بیت المقدس اور قسطنطنیہ کی فتوحات، بلاد روم و یورپ کی فتوحات اور چائنا کا فتح ہونا یہ سب امام مہدی علیہ السلام کے ہاتھوں عمل میں آئے گا تو وہ احباب جو امام مہدی علیہ السلام کو اگلے ۴/۳ سالوں میں سامنے لانا چاہتے ہیں ان کے لیے سوچنے کا مقام ہے کہ کیا وہ وقت آچکا ہے؟ کیا حالات اتنے سازگار ہو گئے ہیں؟ کیا عالمی طاقتوں کی طاقت کا توازن بکھر کر ایک نیا طاقت کا توازن تشکیل پذیر ہو چکا ہے؟

بیت المقدس کی فتح

حضرت امام مہدی علیہ السلام بیت المقدس کو فتح کریں گے۔ حدیث مبارکہ میں اس

فتح کی پیشین گوئی کا تذکرہ بھی موجود ہے۔

عن أبي هريرة، عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه قال: يَخْرُجُ مِنْ خِرَاسَانَ رَايَاتُ سُودٍ، لَا يُرْذُهَا شَيْءٌ حَتَّى تُنْصَبَ بِأَيْبَاءِ. (۱)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خراسان سے کالے جھنڈے نکلیں گے جنہیں کوئی بھی چیز نہ روک سکے گی یہاں تک کہ وہ بیت المقدس میں نصب کیے جائیں گے۔“

بیت المقدس کی فتح کے بعد چین بھی فتح ہوگا۔ امام ابن حجر مکی نے القول المختصر میں بیان کیا ہے کہ چین بھی اُنہی غزوات کے دوران فتح ہوگا۔

فتحِ قسطنطنیہ اور غزوہ ہند کا پس منظر

روایات میں ہے کہ قسطنطنیہ کی فتح کے لیے امام مہدی علیہ السلام لشکر روانہ کریں گے تو اس میں ایک لاکھ افراد مارے جائیں گے۔ یہ جنگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہوگی مگر آپ خود شریک نہ ہوں گے بلکہ آپ کا لشکر جنگ کرے گا۔ ابتدائی فتح کے دوران یہ خبر ملے گی کہ دجال نکل آیا ہے۔ اس خبر کو سننے کے بعد تمام لوگ امام مہدی علیہ السلام کی مدد کے لیے واپس پہنچ جائیں گے لیکن یہ خبر جھوٹی ہوگی اور صورتحال مختلف ہوگی۔ سیدنا امام مہدی علیہ السلام تمام لشکر اور افواج کو لے کر بلاد شام و روم کی فتوحات کے لیے بڑھیں گے جب آپ قسطنطنیہ کی طرف پیش قدمی کریں گے اس وقت آپ کے لشکر میں ۷۰ ہزار افراد شامل ہوں گے۔ پہلے معرکہ میں ۴۰ ہزار افراد مارے جائیں گے دوبارہ جب سیدنا امام مہدی علیہ السلام قیادت کر کے جنگ کریں گے تو یہ جنگ عالمی جنگ بن جائے گی۔ اس عالمی جنگ میں ۶ لاکھ افراد مارے جائیں گے اور امام مہدی کو فتح نصیب ہوگی۔ اس جنگ کی پیشین گوئی بھی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمادی تھی:

(۱) أحمد بن حنبل، المسند، ۲: ۳۶۵، رقم: ۸۷۷۵

عن معاذ بن جبل عن النبي ﷺ قال: الملحمة العظمى وفتح
الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ وخروج الدجال في سبعة أشهر. (۱)

”حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:
جنگ عظیم، قسطنطنیہ کی فتح، دجال کا نکلنا یہ تینوں واقعات اکٹھے ۷ ماہ کے اندر
ظہور پذیر ہوں گے۔“

عن معاذ بن جبل رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال: الملحمة الكبرى وفتح
الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ وخروج الدجال في سبعة أشهر. (۲)

”حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:
جنگ عظیم، قسطنطنیہ کی فتح، دجال کا نکلنا یہ تینوں واقعات اکٹھے ۷ ماہ کے اندر
ظہور پذیر ہوں گے۔“

دیگر احادیث میں یہ بھی آیا ہے کہ امام مہدی علیہ السلام کے ظہور اور آپ کی بیعت
سے لے کر بیت المقدس کی فتح تک ۶ سال لگیں گے۔ قسطنطنیہ کی فتح کے بعد اس زمانے
میں بیت المقدس کی فتح ہو جائے گی اور ساتویں سال میں دجال نکلے گا۔ گویا جب امام
مہدی علیہ السلام کا تخت پر پہلا سال ہو گا تب دجال آئے گا۔

امام مہدی علیہ السلام کی عمر ظہور کے وقت تقریباً ۴۰ سال ہوگی اور اس کے بعد ۴۰
سال مزید امام مہدی علیہ السلام زندہ رہیں گے۔ گویا آپ کی عمر مبارک ۸۰ برس ہوگی اور
حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی نزول کے بعد ۴۰ سال زندہ رہیں گے۔ اس طرح دجال بھی ظاہر
ہونے کے بعد ۴۰ سال تک رہے گا لیکن چونکہ اس کا ظہور امام مہدی علیہ السلام کے ظہور سے

(۱) ترمذی، السنن، کتاب الفتن، باب ما جاء في علامات خروج الدجال، ۴:

۵۰۹، رقم: ۲۲۳۸

(۲) ابن ماجہ، السنن، کتاب الفتن، باب الملاحم، ۲: ۱۳۷۰، رقم: ۴۰۸۲

پہلے ہو چکا ہو گا اس لیے اس کے ۴۰ سال امام مہدی علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے مکمل ہو چکے ہوں گے اس لیے وہ ان کے ہاتھوں قتل ہو جائے گا۔

سیدنا امام مہدی علیہ السلام کی وفات کے بعد منصور نامی شخص کو خلیفہ بنایا جائے گا اور وہ ۲۱ سال حکومت کرے گا اس کے بعد ہشام المہدی کی حکومت ہوگی وہ ۳ سال ۴ ماہ اور ۱۰ دن حکومت کرے گا۔

خاتم سلسلہ ولایت امام مہدی علیہ السلام

اُمّتِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں فیض ولایت کا منبع و سرچشمہ سیدنا علی المرتضیٰ علیہ السلام ہیں، گویا آپ فاتح ولایت یعنی باب ولایت کھولنے والے ہیں اور یہ سلسلہ ولایت کبریٰ بارہ ائمہ اہل بیت میں ایک مقررہ ترتیب سے چلایا جائے گا جن کے آخری فرد سیدنا امام محمد مہدی علیہ السلام ہوں گے۔ جس طرح سیدنا مولا علی علیہ السلام اُمّتِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں فاتح ولایت کے درجے پر فائز ہوئے اسی طرح سیدنا امام مہدی علیہ السلام قربِ قیامت کے زمانے میں خاتم ولایت کے درجے پر فائز ہوں گے۔

حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی نے اپنے مکتوبات میں اس موضوع کے حوالے سے جو بیان فرمایا ہے ہم اسے ذیل میں من و عن درج کر رہے ہیں:

وراہی است کہ بقرب ولایت تعلق دارد: اقطاب و اوتاد و بدلا و نجباء و عامۃ اولیاء اللہ، بہمین راہ واصل اندرہا سلوک عبارت ازین راہ است بلکہ جذبۂ متعارفہ، نیز داخل ہمین است و توسط و حیلولت درین راہ کائن است و پیشوای، و اصلان این راہ و سرگروہ اینہا و منبع فیض این بزرگواران: حضرت علی مرتضیٰ است کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم، و این منصب عظیم الشان بایشان تعلق دارد

درین مقام گوئیا ہر دو قدم مبارک آنسرور علیہ رحمۃ اللہ (الصبر) و (اللہ) برفرق مبارک اوست کر اللہ تعالیٰ ذمہ حضرت فاطمہ و حضرات حسنین ؑ درین مقام با ایشان شریکند، انکارم کہ حضرت امیر قبل از نشاء عنصرے نیز ملاذ این مقام بوده اند، چنانچہ بعد از نشاء عنصرے و ہر کرا فیض و ہدایت ازین راہ میر سید بتوسط ایشان میر سید چہ ایشان نزد نقطہ منتہائے این راہ و مرکز این مقام بایشان تعلق دارد، و چون دورہ حضرت امیر تمام شد این منصب عظیم القدر بحضرات حسنین ترتیباً مفوض و مسلم گشت، و بعد از ایشان بہریکے از ائمہ اثنا عشر علی الترتیب و التفصیل قرار گرفت و در اعصار این بزرگواران و ہمچنین بعد از ارتحال ایشان ہر کرا فیض و ہدایت میرسید بتوسط این بزرگواران بودہ و بحیلولة ایشانان ہر چند اقطاب و نجبای وقت بودہ باشند و ملاذ و ملجاء ہمہ ایشان بودہ اند چہ اطراف را غیر از لحوق بمرکز چارہ نیست۔^(۱)

”اور ایک راہ وہ ہے جو قربِ ولایت سے تعلق رکھتی ہے: اقطاب و اوتاد اور ابدال اور نجباء اور عام اولیاء اللہ اسی راہ سے واصل ہیں، اور راہِ سلوک اسی راہ سے عبارت ہے، بلکہ متعارف جذبہ بھی اسی میں داخل ہے، اور اس راہ میں توسط ثابت ہے اور اس راہ کے واصلین کے پیشوا اور اُن کے سردار اور اُن کے

(۱) مجلّد الف ثانی، مکتوبات، ۳: ۲۵۱، ۲۵۲، مکتوب نمبر: ۱۲۳

بزرگوں کے منبعِ فیض حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم ہیں، اور یہ عظیم الشان منصب اُن سے تعلق رکھتا ہے۔ اس راہ میں گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں قدم مبارک حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مبارک سر پر ہیں اور حضرت فاطمہ اور حضراتِ حسین کریمین رضی اللہ عنہم اس مقام میں اُن کے ساتھ شریک ہیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ حضرت امیر رضی اللہ عنہ (سیدنا علی) اپنی جسدی پیدائش سے پہلے بھی اس مقام کے بجا و ماویٰ تھے، جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جسدی پیدائش کے بعد ہیں اور جسے بھی فیض و ہدایت اس راہ سے پہنچی ان کے ذریعے سے پہنچی، کیونکہ وہ اس راہ کے آخری نقطہ کے نزدیک ہیں اور اس مقام کا مرکز ان سے تعلق رکھتا ہے، اور جب حضرت امیر رضی اللہ عنہ (سیدنا علی) کا دور ختم ہوا تو یہ عظیم القدر منصب ترتیب وار حضراتِ حسین کریمین رضی اللہ عنہم کو سپرد ہوا اور ان کے بعد وہی منصب ائمہ اثنا عشرہ میں سے ہر ایک کو ترتیب وار اور تفصیل سے تفویض ہوا، اور ان بزرگوں کے زمانہ میں اور اسی طرح ان کے انتقال کے بعد جس کسی کو بھی فیض اور ہدایت پہنچی ہے انہی بزرگوں کے ذریعے پہنچی ہے، اگرچہ اقطاب و نجائے وقت ہی کیوں نہ ہوں اور سب کے بجا و ماویٰ یہی بزرگ ہیں کیونکہ اطراف کو اپنے مرکز کے ساتھ الحاق کیے بغیر چارہ نہیں ہے۔“

حضرت مجدد الف ثانی کے بیان سے مترشح ہوا کہ امام مہدی علیہ السلام منصبِ ولایت میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ شریک کار ہوں گے۔ اس طرح مرتبہ ولایت کے حامل سب سے پہلے امام برحق مولا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ مقرر ہوئے اور ولایت کا یہ سلسلہ اہل بیت اور آل اطہار میں ائمہ اثنا عشر (بارہ اماموں) میں جاری ہوا اور یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا تا آنکہ اُمتِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں آخری امام برحق جو بارہویں امام ہوں گے سیدنا امام مہدی علیہ السلام ہیں اور وہ آخری خلیفہ بھی ہوں گے۔ ان کی ذاتِ اقدس میں ظاہر و باطن کے دونوں راستے جو پہلے جدا جدا تھے اس طرح مجتمع کر

دیئے جائیں گے کہ بیک وقت ولایت اور خلافت کے دونوں مرتبے ان پر ختم کر دیئے گئے۔ سو اس بات پر اُمت کا اجماع ہے کہ امام مہدی علیہ السلام کا منکر وہ دین کی ظاہری اور باطنی خلافتوں کا منکر ہوگا۔ امام مہدی علیہ السلام کا ظہور مظہریتِ محمدی ﷺ کی انتہا ہے اس لیے ان کا نام بھی محمد ہوگا اور وہ خلقِ محمدی ﷺ کے بھی وارث ہوں گے جس سے دنیائے انسانیت کو یہ بتلانا مقصود ہے کہ یہ امام آخر الزماں فیضانِ محمدی ﷺ کے ظاہر و باطن کا امین ہے اور ان کی تکذیب کرنے والا کافر ہو جائے گا۔

ظہورِ امام مہدی علیہ السلام کے وقت ان کی ذات اقدس تمام اولیاء کا مرجع ہوگی اور اُمتِ محمدی ﷺ کا امام ہونے کے باعث سیدنا عیسیٰ علیہ السلام آپ کی اقتداء میں نمازیں ادا کریں گے اور آپ کی امامت کا اعلان تمام روئے زمین پر کر دیا جائے گا۔

واضح رہے کہ امام مہدی علیہ السلام کے حوالے سے حضور نبی اکرم ﷺ سے کثیر احادیث متواترہ، مرفوعہ، صحیح اور حسن کے درجے کو پہنچی ہوئی ہیں۔ راقم کے علم میں حضرت امام مہدی علیہ السلام سے متعلق دو سو سے زائد احادیث آئی ہیں۔ اس موضوع پر کل احادیث کی تعداد یقیناً اس سے کہیں زیادہ ہوں گی۔ سیدنا امام مہدی علیہ السلام کے فضائل و مناقب کے حوالے سے جو روایات کتبِ احادیث میں بیان ہوئی ہیں اُن میں سے بیشتر درج ذیل ہیں:

(۱) حضرت امام مہدی علیہ السلام امام برحق اور بنو فاطمہ سے ہیں

۱۔ عن أم سلمة رضی اللہ عنہا قالت: سمعت رسول اللہ ﷺ يقول:

المهدي من عترتي من ولد فاطمة. (۱)

(۱) ۱۔ ترمذی، السنن، کتاب الفتن عن رسول اللہ ﷺ، باب ما جاء في

المهدي، ۴: ۵۰۵، رقم: ۲۲۳۱

۲۔ أبو داود، السنن، کتاب المہدی، ۴: ۱۰۷، رقم: ۴۲۸۳

۳۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۱: ۳۷۶، رقم: ۳۵۷۱

”أم المؤمنین حضرت أم سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: مہدی میری نسل اور فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کی اولاد سے ہوگا۔“

۲۔ عن أم سلمة رضي الله عنها زوج النبي ﷺ قالت: سمعتُ رسول الله ﷺ يذكر المهدي، فقال: هو حق وهو من بني فاطمة رضي الله عنها. (۱)

”أم المؤمنین حضرت أم سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو (امام) مہدی کا ذکر کرتے ہوئے سنا آپ ﷺ نے فرمایا: مہدی حق ہے۔ (یعنی ان کا ظہور برحق اور ثابت ہے) اور وہ سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کی اولاد سے ہوں گے۔“

۳۔ عن أنس بن مالك ؓ قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: نحن ولد عبد المطلب سادة أهل الجنة أنا وحمزة وعلي وجعفر والحسن والحسين والمهدي. (۲)

”حضرت انس ؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو خود فرماتے سنا ہے کہ ہم عبدالمطلب کی اولاد اہل جنت کے سردار ہوں گے یعنی میں حمزہ، علی، جعفر، حسن، حسین اور مہدی ؑ۔“

۴۔ عن أم سلمة رضي الله عنها قالت: ذكر رسول الله ﷺ المهدي وهو من ولد فاطمة. (۳)

(۱) حاکم، المستدرک علی الصحیحین، ۴: ۶۰۰، رقم: ۸۶۷۱

(۲) ابن ماجہ، السنن، کتاب الفتن، باب خروج المہدی، ۲: ۱۳۶۸، رقم: ۴۰۸۷

(۳) حاکم، المستدرک علی الصحیحین، ۴: ۶۰۱، رقم: ۸۶۷۲

”اُم المؤمنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مہدی کا تذکرہ فرمایا (اور اس میں فرمایا کہ) وہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد سے ہوں گے۔“

۵۔ عن عائشة رضي الله عنها عن النبي ﷺ قال: هو رجل من عترتي،

يقاتل علي سنتي كما قاتلت أنا علي الوحي. (۱)

”اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: مہدی میری عترت (اہل بیت) سے ہوں گے، جو میری سنت (کے قیام) کے لیے جنگ کریں گے، جس طرح میں نے وحی الہی (کی اتباع) میں جنگ کی۔“

۶۔ عن أبي أمامة رضي الله عنه مرفوعا قال: سيكون بينكم وبين الروم أربع

هدن تقوم الرابعة على يد رجل من آل هرقل يدوم سبع سنين قيل يا رسول الله! من إمام الناس يومئذ؟ قال: من ولدي ابن أربعين سنة كان وجهه كوكب دري في خده الأيمن خال أسود عليه عباءتان قطوانيتان كأنه من رجال بني إسرائيل يملك عشر سنين يستخرج الكنوز ويفتح مدائن الشرك. (۲)

”حضرت ابو امامہ رضي الله عنه روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے اور روم کے درمیان چار مرتبہ صلح ہوگی۔ چوتھی صلح ایسے شخص کے ہاتھ

(۱) ۱۔ نعیم بن حماد، الفتن، ۱: ۳۷۱، رقم: ۱۰۹۲

۲۔ سیوطی، الحاوی للفتاویٰ، ۲: ۷۴

(۲) ۱۔ طبرانی، المعجم الكبير، ۸: ۱۰۱، رقم: ۷۴۹۵

۲۔ طبرانی، المسند الشاميين، ۲: ۴۱۰، رقم: ۱۶۰۰

۳۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۷: ۳۱۹

پر ہوگی جو آلِ ہرقل سے ہوگا اور یہ صلح سات سال تک برابر قائم رہے گی۔ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ اس وقت مسلمانوں کا امام کون شخص ہوگا آپ ﷺ نے فرمایا وہ شخص میری اولاد میں سے ہوگا جس کی عمر چالیس سال کی ہوگی۔ اس کا چہرہ ستارہ کی طرح چمکدار، اس کے دائیں رخسار پر سیاہ تل ہوگا، اور دو تپوانی عباسیہ پہنے ہوگا، بالکل ایسا معلوم ہوگا جیسا بنی اسرائیل کا شخص، وہ دس سال حکومت کرے گا، زمین سے خزانوں کو نکالے گا اور مشرکین کے شہروں کو فتح کرے گا۔“

۷۔ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ قال: اسم المہدی محمد. (۱)
”حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (امام) مہدی کا نام محمد ہوگا۔“

(۲) امام مہدی علیہ السلام کا دورِ خلافت آئے بغیر قیامت ہی نہیں ہوگی

۱۔ عن عبد اللہ قال: قال رسول اللہ ﷺ: لا تذهب الدنیا حتی یملک العرب رجل من اهل بیتي یواطیء اسمہ اسمی. (۲)
”حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دنیا اُس وقت تک ختم نہ ہوگی جب تک میرے اہل بیت میں سے ایک شخص جو میرا ہم نام ہوگا عرب کا حکمران نہ بن جائے۔“

(۱) سیوطی، الحاوی للفتاویٰ، ۲: ۴۳

(۲) ۱۔ ترمذی، السنن، کتاب الفتن عن رسول اللہ ﷺ، باب ما جاء فی

المہدی، ۲: ۵۰۵، رقم: ۲۲۳۰

۲۔ حاکم، المستدرک علی الصحیحین، ۴: ۲۸۸، رقم: ۸۳۶۴

۳۔ بزار، المسند، ۵: ۲۰۴، رقم: ۱۸۰۴

۴۔ طبرانی، المعجم الصغیر، ۲: ۲۸۹، رقم: ۱۱۸۱

۲۔ عن عبد الله ﷺ عن النبي ﷺ قال: يلي رجل من أهل بيتي يواطى اسمه إسمي قال عاصم: وحدثنا أبو صالح عن أبي هريرة ﷺ لو لم يبق من الدنيا إلا يوم ما لطول الله ذلك اليوم حتى يلي. (۱)

”حضرت عبد اللہ بن مسعود ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے اہل بیت سے ایک شخص خلیفہ ہوگا جس کا نام میرے نام کے موافق ہوگا۔ حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے مروی ایک روایت میں ہے کہ اگر دنیا کا ایک ہی دن باقی رہ جائے گا تو بھی اللہ تعالیٰ اسی ایک دن کو اتنا دراز فرمادے گا یہاں تک کہ وہ شخص (یعنی مہدی علیہ السلام) خلیفہ ہو جائے۔“

۳۔ عن أم سلمة رضی اللہ عنہا قالت: سمعت رسول اللہ ﷺ يقول: المهدي من عترتي من ولد فاطمة. (۲)

”اُم المؤمنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: مہدی میری نسل اور فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کی اولاد سے ہوگا۔“

۴۔ عن أبي نصره قال: كنا عند جابر بن عبد الله رضی اللہ عنہما فقال: يوشك أهل الشام أن لا يجبى إليهم دينار ولا مدى قلنا: من أين ذلك قال: من قبل الروم ثم أسكت هنية ثم قال: قال رسول الله ﷺ: يكون في آخر أمتي خليفة يحثي المال حثيا ولا يعده

(۱) ۱۔ ترمذی، السنن، کتاب الفتن، باب ما جاء في المهدي، ۴: ۵۰۵، رقم:

۲۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۱: ۳۷۶، رقم: ۳۵۷۱

(۲) أبو داود، السنن، کتاب المهدي، ۴: ۱۰۷، رقم: ۲۲۸۳

عدا قال: قلت لأبي نصره وأبي العلاء أتریان أنه عمر بن عبد العزيز فقالا: لا. (۱)

”ابونصرہ تابعی بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت جابر بن عبد اللہ ﷺ کی خدمت میں تھے کہ انہوں نے فرمایا قریب ہے وہ وقت جب اہل شام کے پاس نہ دینار لائے جاسکیں گے اور نہ ہی غلہ، ہم نے پوچھا یہ بندش کن لوگوں کی جانب سے ہوگی؟ حضرت جابر ﷺ نے فرمایا: رومیوں کی طرف سے۔ پھر تھوڑی دیر خاموش رہ کر فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے۔ میری امت کے آخری دور میں ایک خلیفہ ہوگا (یعنی خلیفہ مہدی) جو مال لبالب بھر بھر کے دے گا، اور اسے شمار نہیں کرے گا۔“

اس حدیث کے راوی الجریزی کہتے ہیں کہ میں نے (اپنے شیخ) ابونصرہ اور ابو العلاء سے دریافت کیا۔ کیا آپ حضرات کی رائے میں حدیثِ پاک میں مذکور خلیفہ حضرت عمر بن عبدالعزیز ہیں؟ تو ان دونوں حضرات نے فرمایا نہیں، یہ خلیفہ، حضرت عمر بن عبدالعزیز کے علاوہ ہوں گے۔

۵۔ عن أبي سعيد الخدري قال: قال رسول الله ﷺ: لا تقوم الساعة حتى تملأ الأرض ظلماً وجوراً وعدواناً ثم يخرج من أهل بيتي من يملأها قسطاً وعدلاً. (۲)

- (۱) ۱۔ مسلم، الصحيح، كتاب الفتن وأشراط الساعة، باب لا تقوم الساعة حتى يمر الرجل بقبر الرجل، ۴: ۲۲۳۳، رقم: ۲۹۱۳
 ۲۔ احمد بن حنبل، المسند، ۳: ۳۱۷، رقم: ۱۴۴۳۶
 ۳۔ ابن حبان، الصحيح، ۱۵: ۷۵، رقم: ۶۲۸۲
- (۲) ۱۔ حاكم، المستدرک على الصحيحين، ۴: ۶۰۰، رقم: ۸۶۶۹
 ۲۔ هيثمى، مواردالظمان، ۱: ۴۶۴، رقم: ۱۸۸۰

”حضرت ابوسعید خدری ؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی۔ یہاں تک کہ زمین ظلم و جور اور سرکشی سے بھر جائے گی، بعد ازاں میرے اہل بیت سے ایک شخص (مہدی) پیدا ہوگا جو زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔ (مطلب یہ ہے کہ خلیفہ مہدی کے ظہور سے پہلے قیامت نہیں آئے گی)۔“

۶۔ عن أبي سعيد الخدري ؓ قال: قال رسول الله ﷺ: المهدي منّا أهل البيت أشم الأنف أفتى أجلى يملأ الأرض قسطاً وعدلاً كما ملئت جوراً وظلماً يعيش هكذا وبسط يساره وإصبعين من يمينه المسبحة والأبهام وعقد ثلاثة. (۱)

”حضرت ابوسعید خدری ؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مہدی میری نسل سے ہوں گے۔ ان کی ناک ستواں و بلند اور پیشانی روشن اور نورانی ہوگی۔ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے جس طرح (اس سے پہلے وہ) ظلم و زیادتی سے بھر گئی ہوگی اور انگلیوں پر شمار کر کے بتایا کہ (وہ خلافت کے بعد) سات سال تک زندہ رہیں گے۔“

۷۔ عن علي ؓ عن النبي ﷺ قال: لو لم يبق من الدهر إلا يوم لبعث الله رجلاً من أهل بيتي يملأها عدلاً كما ملئت جوراً. (۲)

”حضرت علی ؓ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر دنیا کا صرف ایک دن باقی رہ جائے گا (تو اللہ تعالیٰ اسی کو دراز

(۱) حاکم، المستدرک علی الصحیحین، ۴: ۶۰۰، رقم: ۸۶۷۰

(۲) ۱۔ أبو داود، السنن، کتاب المہدی، ۴: ۱۰۷، رقم: ۲۲۸۳

۲۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۷: ۵۱۳، رقم: ۳۷۶۳۸

فرمادے گا اور) میرے اہل بیت میں سے ایک شخص (مہدی) کو پیدا فرمائے گا۔ جو دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے جس طرح وہ (اُن سے پہلے) ظلم سے بھری ہوگی۔“

ایک اور روایت میں ہے۔

۸۔ عن عبد الله رضی اللہ عنہ عن النبي صلی اللہ علیہ وسلم قال: يلي رجل من أهل بيتي يواطئ اسمه إسمي قال عاصم: وحدثنا أبو صالح عن أبي هريرة رضی اللہ عنہ لو لم يبق من الدنيا إلا يوم ما لطول الله ذالك اليوم حتى يلي. (۱)

”حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے اہل بیت سے ایک شخص خلیفہ ہوگا جس کا نام میرے نام کے موافق ہوگا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت میں ہے کہ اگر دنیا کا ایک ہی دن باقی رہ جائے گا تو بھی اللہ تعالیٰ اسی ایک دن کو اتنا دراز فرمادے گا یہاں تک کہ وہ شخص (یعنی مہدی علیہ السلام) خلیفہ ہو جائے۔“

(۳) امام مہدی علیہ السلام زمین پر معاشی عدل کا نظام نافذ کریں گے

۱۔ عن أبي سعيد الخدري رضی اللہ عنہ قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم: المهدي مني أجلي الجهة أقنى الأنف يملأ الأرض قسطاً وعدلاً كما ملئت ظلماً وجوراً ويملك سبع سنين. (۲)

”حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(۱) ۱۔ ترمذی، السنن، کتاب الفتن، عن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم، باب ما جاء في

المهدي، ۴: ۵۰۵، رقم: ۲۲۳۱

۲۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۱: ۳۷۶، رقم: ۳۵۷۱

(۲) ۲۔ أبو داود، السنن، کتاب المهدي، ۴: ۱۰۷، رقم: ۳۲۸۵

مہدی مجھ سے ہوں گے (یعنی میری نسل سے ہوں گے) ان کا چہرہ خوب نورانی، چمک دار اور ناک ستواں و بلند ہوگی۔ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے، جس طرح پہلے وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی۔ (مطلب یہ ہے کہ مہدی کی خلافت سے پہلے دنیا میں ظلم و زیادتی کی حکمرانی ہوگی اور عدل و انصاف کا نام و نشان تک نہ ہوگا۔)

۲۔ عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه أن رسول الله ﷺ قال: تملأ الأرض جوراً وظلماً فيخرج رجل من عترتي فيملك سبعا أو تسعا فيملاً الأرض عدلاً وقسطاً كما ملئت جوراً وظلماً. (۱)

”حضرت ابو سعید خدری رضي الله عنه روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (آخری زمانہ میں) زمین جور و ظلم سے بھر جائے گی تو میری اولاد سے ایک شخص پیدا ہوگا اور سات سال یا نو سال خلافت کرے گا (اور اپنے زمانہ خلافت میں) زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح اس سے پہلے وہ جور و ظلم سے بھر گئی ہوگی۔“

۳۔ عن أبي سعيد رضي الله عنه قال: ذكر رسول الله ﷺ بلاء يصيب هذه الأمة حتى لا يجد الرجل ملجأً يلجأ إليه من الظلم فيبعث الله رجلاً من عترتي وأهل بيتي فيملاً به الأرض قسطاً كما ملئت ظلماً وجوراً يرضى عنه ساكن السماء وساكن الأرض لا تدع السماء من قطرها شيئاً إلا صبته مدراراً ولا تدع الأرض من ماءها شيئاً إلا أخرجته حتى تتمنى الإحياء الأموات يعيش في

(۱) ۱۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۳: ۷۰، رقم: ۱۱۶۸۳

۲۔ حاکم، المستدرک علی الصحیحین، ۴: ۶۰۱، رقم: ۸۶۷۴

ذالک سبع سنین أو ثمان سنین أو تسع سنین. (۱)

”حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بڑی آزمائش کا ذکر فرمایا جو اس اُمت کو پیش آنے والی ہے۔ ایک زمانے میں اتنا شدید ظلم ہوگا کہ کہیں پناہ کی جگہ نہ ملے گی۔ اس وقت اللہ تعالیٰ میری اولاد میں ایک شخص کو پیدا فرمائے گا جو زمین کو عدل و انصاف سے پھر ویسا ہی بھر دے گا جیسا وہ پہلے ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔ زمین اور آسمان کے رہنے والے سب ان سے راضی ہوں گے، آسمان اپنی تمام بارش موسلا دھار برسائے گا اور زمین اپنی سب پیداوار نکال کر رکھ دے گی یہاں تک کہ زندہ لوگوں کو تمنا ہوگی کہ ان سے پہلے جو لوگ تنگی و ظلم کی حالت میں گزر گئے ہیں کاش وہ بھی اس سماں کو دیکھتے اسی برکت کے حال پر وہ سات یا آٹھ یا نو سال تک زندہ رہیں گے۔“

۴۔ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم: لو لم يبق من الدنيا إلا ليلة لطول الله تلك ليلة حتى يملك رجل من أهل بيتي يواطىء، اسمه إسمي وإسم أبيه إسم أبي، يملؤها قسطاً وعدلاً كما ملئت ظلماً وجوراً، ويقسم المال بالسوية، ويجعل الله الغنى في قلوب هذه الأمة، فيمكث سبعا أو تسعاً، ثم لا خير في عيش الحياة بعد المهدي. (۲)

(۱) ۱۔ حاکم، المستدرک علی الصحیحین، ۴: ۵۱۲، رقم: ۸۲۳۸

۲۔ معمر بن راشد الازدی، الجامع، ۱: ۳۷۱

۳۔ نعیم بن حماد، الفتن، ۱: ۲۵۸، رقم: ۱۰۳۸

۴۔ أبو عمرو الدانی، السنن الوادہ فی الفتن، ۵: ۱۰۴۹، رقم: ۵۶۳

(۲) ۱۔ سیوطی، الحاوی للفتاویٰ، ۲: ۶۳

۲۔ طبرانی، المعجم الكبير، ۱۰: ۱۳۳، رقم: ۱۰۲۱۶

”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر دنیا (کے زمانہ) میں صرف ایک رات ہی باقی رہ گئی تو بھی اللہ رب العزت اس رات کو لمبا فرمادے گا یہاں تک کہ میری اہل بیت میں سے ایک شخص بادشاہ بنے گا جس کا نام میرے نام اور جس کے والد کا نام میرے والد کے نام جیسا ہوگا۔ وہ زمین کو انصاف اور عدل سے لبریز کر دیں گے۔ جس طرح وہ ظلم و زیادتی سے بھری ہوئی تھی اور وہ مال کو برابر تقسیم کریں گے اور اللہ رب العزت اس اُمت کے دلوں میں غنا رکھ (پیدا فرما) دے گا۔ وہ سات یا نو سال (تشریف فرما) رہیں گے۔ پھر (امام) مہدی کے (زمانے کے) بعد زندگی میں کوئی خیر (بھلائی) باقی نہیں رہے گی۔“

(۴) تمام اولیاء و ابدال امام مہدی علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کریں گے

۱۔ عن أم سلمة رضي الله عنها قالت: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم: يبائع رجل من أمتي بين الركن والمقام كعبدة أهل بدر فيأتيه عصب العراق وأبدال الشام. (۱)

”حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری اُمت کے ایک شخص (مہدی) سے رکن حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان اہل بدر کی تعداد کے مثل (یعنی ۳۱۳) افراد بیعتِ خلافت کریں گے۔ بعد ازاں اس امام کے پاس عراق کے اولیاء اور شام کے ابدال (بیعت کے لیے) آئیں گے۔“

..... ۳۔ طبرانی، المعجم الكبير، ۱۰: ۱۳۵، ۱۰۲۲

۴۔ دانی، السنن الواردة في الفتن، ۵: ۱۰۵۵، رقم: ۵۷۲

(۱) ۱۔ حاکم، المستدرک علی الصحیحین، ۴: ۴۷۸، رقم: ۸۳۲۸

۲۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۷: ۴۶۰، رقم: ۳۷۲۲۳

۳۔ مناوی، فیض القدير، ۶: ۲۷۷

۲۔ عن أم سلمة رضي الله عنها زوج النبي ﷺ قال: يكون اختلاف عند موت خليفة فيخرج رجل من أهل المدينة هاربا إلى مكة فيأتيه ناس من أهل مكة فيخرجونه وهو كاره فيسابعونه بين الركن والمقام ويبعث إليه بعث من الشام فيخسف بهم بالبيداء بين مكة والمدينة فإذا رأى الناس ذلك أتاه أبدال الشام وعصائب أهل العراق فيسابعونه ثم ينشئ رجل من قريش أخواله كلب فيبعث إليهم بعثا فيظهرون عليهم وذلك كلب والخيبة لمن لم يشهد غنيمة كلب فيقسم المال ويعمل في الناس بسنة نبيه ﷺ ويلقى الإسلام بجرأته إلى الأرض فيلبث سبع سنين ثم يتوفى ويصلي عليه المسلمون. قال أبو داود وقال بعضهم عن هشام: تسع سنين وقال بعضهم: سبع سنين. (۱)

”حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا حضور نبی اکرم ﷺ کا ارشاد نقل کرتی ہیں کہ ایک خلیفہ کی وفات کے وقت (مئے خلیفہ کے انتخاب پر مدینہ کے مسلمانوں میں)

- (۱) ۱۔ أبو داود، السنن، کتاب المہدی، ۲: ۱۰۷، رقم: ۴۲۸۶
- ۲۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۶: ۳۱۶، رقم: ۲۶۷۳۱
- ۳۔ حاکم، المستدرک علی الصحیحین، ۴: ۴۷۸، رقم: ۸۳۲۸
- ۴۔ ابن أبي شیبہ، المصنف، ۷: ۴۶۰، رقم: ۳۷۲۲۳
- ۵۔ أبو یعلیٰ، المسند، ۱۲: ۳۶۹، رقم: ۶۹۴۰
- ۶۔ طبرانی، المعجم الكبير، ۲۳: ۲۹۵، رقم: ۶۵۶
- ۷۔ طبرانی، المعجم الكبير، ۲۳: ۳۸۹، رقم: ۹۳۰
- ۸۔ طبرانی، المعجم الكبير، ۲۳: ۳۹۰، رقم: ۹۳۱
- ۹۔ اسحاق بن راهویہ، المسند، ۱: ۱۷۰، رقم: ۱۴۱
- ۱۰۔ أبو عمرو الدانی، السنن الوارده فی الفتن، ۵: ۱۰۸۴، رقم: ۵۹۵

اختلاف ہوگا ایک شخص (یعنی مہدی اس خیال سے کہ کہیں لوگ مجھے نہ خلیفہ بنا دیں) مدینہ سے مکہ چلے جائیں گے۔ مکہ کے کچھ لوگ (جو انہیں بحیثیت مہدی پہچان لیں گے) ان کے پاس آئیں گے اور انہیں (مکان) سے باہر نکال کر حجرِ اسود و مقامِ ابراہیم کے درمیان ان سے بیعت (خلافت) کر لیں گے (جب ان کی خلافت کی خبر عام ہوگی) تو ملکِ شام سے ایک لشکر ان سے جنگ کے لیے روانہ ہوگا (جو آپ تک پہنچنے سے پہلے ہی) مکہ و مدینہ کے درمیان بیداء (چٹیل میدان) میں زمین کے اندر دھنسا دیا جائے گا (اس عبرت خیز ہلاکت کے بعد) شام کے ابدال اور عراق کے اولیاء آ کر آپ سے بیعتِ خلافت کریں گے۔ بعد ازاں ایک قریشی النسل شخص (یعنی سفیانی) جس کی نہال قبیلہ کلب میں سے ہوگی خلیفہ مہدی اور ان کے اعوان و انصار سے جنگ کے لیے ایک لشکر بھیجے گا۔ یہ لوگ اس حملہ آور لشکر پر غالب ہوں گے یہی (جنگ) کلب ہے۔ اور خسارہ ہے اس شخص کے لیے جو کلب سے حاصل شدہ غنیمت میں شریک نہ ہو (اس فتح و کامرانی کے بعد) خلیفہ مہدی خوب مال تقسیم کریں گے اور لوگوں کو ان کے نبی ﷺ کی سنت پر چلائیں گے اور اسلام مکمل طور پر زمین میں مستحکم ہو جائے گا (یعنی دنیا میں پورے طور پر اسلام کا رواج و غلبہ ہوگا) بحالتِ خلافت، (امام) مہدی دنیا میں سات سال اور دوسری روایات کے اعتبار سے نو سال رہ کر وفات پا جائیں گے اور مسلمان ان کی نماز جنازہ ادا کریں گے۔“

۳۔ عن أم سلمة رضي الله عنها قالت: سمعت رسول الله ﷺ يقول: يكون اختلاف عند موت خليفة فيخرج رجل من بني هاشم فيأتي مكة فيستخرج النّاس من بيته وهو كاره فيباعدوه بين الركن والمقام فيتجهز إليه جيش من الشّام حتى إذا كانوا بالبيداء خسف بهم

فیاتیہ عصاب العراق وأبدال الشام وينشئ رجل بالشام وأحواله من كلب فيجهز إليه جيش فيهزمهم الله فتكون الدائرة عليهم فذالك يوم كلب، الخائب من خاب من غنيمه كلب فيفتح الكنوز ويقسم الأموال ويلقى الإسلام بجرانه إلى الأرض فيعيشون بذالك سبع سنين أو قال تسع.^(۱)

”اُم المؤمنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ خلیفہ کی وفات پر اختلاف ہوگا۔ (یعنی اس کی جگہ دوسرے خلیفہ کے انتخاب پر یہ صورت حال دیکھ کر) خاندان بنی ہاشم کا ایک شخص (اس خیال سے کہیں لوگ ان پر بارِ خلافت نہ ڈال دیں) مدینہ سے مکہ چلا جائے گا۔ (کچھ لوگ انہیں پہچان کر کہ یہی مہدی ہیں) انہیں گھر سے نکال کر باہر لائیں گے اور حجرِ اسود و مقام ابراہیم کے درمیان زبردستی ان کے ہاتھ پر بیعتِ خلافت کر لیں گے (ان کی بیعتِ خلافت کی خبر سن کر ایک لشکرِ مقابلہ کے لیے) شام سے ان کی سمت روانہ ہوگا۔ یہاں تک کہ جب مقام بیداء (مکہ و مدینہ کے درمیان میدان) میں پہنچے گا تو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ اس کے بعد ان کے پاس عراق کے اولیاء اور شام کے ابدال حاضر ہوں گے اور ایک شخص شام سے (سفیانی) نکلے گا جس کی نہال قبیلہ کلب میں ہوگی اور وہ اپنا لشکرِ خلیفہ مہدی کے مقابلہ کے لیے روانہ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ سفیانی کے لشکر کو شکست سے دوچار فرما دے گا۔ یہی کلب کی جنگ ہے۔ پس وہ شخص

www.MinhajBooks.com

(۱) ۱- طبرانی، المعجم الاوسط، ۲: ۳۵، رقم: ۱۱۵۳

۲- طبرانی، المعجم الاوسط، ۹: ۱۷۶، رقم: ۹۴۵۹

۳- ابن حبان، الصحيح، ۱۵: ۱۵۹، رقم: ۶۷۵۷

۴- معمر بن راشد الازدی، الجامع، ۱۱: ۳۷۱

خسارہ میں رہے گا جو کلب کی غنیمت سے محروم رہا۔ پھر خلیفہ مہدی خزانوں کو کھول دیں گے اور خوب اموال تقسیم کریں گے اور اسلام پورے طور پر دنیا میں تمام ہو جائے گا۔ لوگ اسی (عیش و راحت کے ساتھ) سات یا نو سال رہیں گے، (یعنی جب تک خلیفہ مہدی حیات رہیں گے لوگوں میں فارغ البالی اور چین و سکون رہے گا۔)

۴۔ عن علي رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: المهدي منّا أهل البيت يصلحه الله تعالى في ليلة. (۱)

”حضرت علی رضي الله عنه سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم صلى الله عليه وسلم نے ارشاد فرمایا: (امام) مہدی میرے اہل بیت سے ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اُسے ایک ہی رات میں صالح بنا دے گا (یعنی اپنی توفیق و ہدایت سے ایک ہی شب میں ولایت کے اس بلند مقام پر پہنچا دے گا جو اس کے لیے مطلوب ہوگا۔“

(۵) امام مہدی علیہ السلام خلیفۃ اللہ علی الاطلاق ہوں گے

۱۔ عن ثوبان رضي الله عنه يقتتل عند كنزكم ثلاثة كلهم ابن خليفة ثم لا يصير إلى واحد منهم ثم تطلع الرايات السود من قبل المشرق فيقاتلونكم قتالا لم يقاتله قوم ثم ذكر شيئاً فقال: إذا رأيتموه

(۱) ۱۔ ابن ماجہ، السنن، کتاب الفتن، باب خروج المہدی، ۲: ۱۳۶۷، رقم:

۴۰۸۵

۲۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۱: ۸۲، رقم: ۶۴۵

۳۔ أبو یعلیٰ، المسند، ۱: ۳۵۹، رقم: ۴۶۵

۴۔ ابن أبي شیبہ، المصنف، ۷: ۵۱۳، رقم: ۳۷۶۴۴

۵۔ بزار، المسند، ۲: ۲۴۳، رقم: ۶۴۴

۶۔ دیلمی، الفردوس، ۳: ۲۲۲، رقم: ۶۶۶۹

فبايعوه ولو حبوا على الثلج فإنه خليفة الله المهدي. (۱)

”حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے خزانے کے پاس تین شخص جنگ کریں گے۔ یہ تینوں خلیفہ کے لڑکے ہوں گے۔ پھر بھی یہ خزانہ ان میں سے کسی کی طرف منتقل نہیں ہوگا۔ اس کے بعد مشرق کی جانب سے سیاہ جھنڈے نمودار ہوں گے اور وہ تم سے اس شدت کے ساتھ جنگ کریں گے کہ اس سے پہلے کسی قوم نے اس قدر شدید جنگ نہ کی ہوگی (راوی حدیث یعنی حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی بات بیان فرمائی (جس کو یہ سمجھ نہ سکے) یعنی پھر اللہ کے خلیفہ مہدی کا ظہور ہوگا۔ پھر فرمایا کہ جب تم لوگ انہیں دیکھنا تو ان سے بیعت کر لینا اگرچہ اس بیعت کے لیے برف پر گھسٹ کر آنا پڑے، بلاشبہ وہ اللہ کے خلیفہ مہدی ہوں گے۔“

ضروری وضاحت

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فتح الباری شرح صحیح البخاری (۱۳: ۸۱)، پر اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں: اس حدیث مذکور میں خزانہ سے مراد اگر وہ خزانہ ہے جس

(۱) ۱- ابن ماجہ، السنن، کتاب الفتن، باب خروج المہدی، ۲: ۱۳۶۷، رقم:

۴۰۸۴

۲- أحمد بن حنبل، المسند، ۵: ۲۷۷، رقم: ۲۲۴۴۱

۳- حاکم، المستدرک علی الصحیحین، ۲: ۵۱۰، رقم: ۸۴۳۲

۴- حاکم، المستدرک علی الصحیحین، ۲: ۵۴۷، رقم: ۸۵۳۱

۵- دیلمی، الفردوس، ۲: ۳۲۳، رقم: ۳۴۷۰

۶- رویانی، المسند، ۱: ۴۱۷، رقم: ۶۳۷

۷- نعیم بن حماد، الفتن، ۱: ۳۱۱، رقم: ۸۹۶

کا ذکر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ان الفاظ کے ساتھ کیا گیا ہے۔ ”یوشک الفرات أن يحسر عن كنز من ذهب“^(۱) (قریب ہے کہ دریائے فرات (خشک ہو کر) سونے کا خزانہ ظاہر کر دے گا)۔ تو یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ یہ واقعات ظہور مہدی کے وقت رونما ہوں گے۔

۲۔ عن حذيفة رضی اللہ عنہ قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم: المهدي رجل من ولدي، لونه لون عربي، وجسمه جسم إسرائيلي، على خده الأيمن خال كأنه كوكب دري، يملأ الأرض عدلاً كما ملئت جوراً، يرضى في خلافته أهل الأرض وأهل السماء والطير في الجوّ.^(۲)

”حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مہدی میری اولاد میں سے ہوں گے۔ ان کا رنگ عربی اور ان کی جسمانی ساخت اسرائیلی ہوگی۔ ان کے دائیں رخسار پر تل ہوگا گویا وہ نور افشاں ستارہ ہوں گے۔ وہ (مہدی) زمین کو عدل سے بھر دیں گے جس طرح وہ پہلے ظلم سے بھری ہوئی تھی ان کی خلافت پر اہل زمین اور اہل آسمان سب راضی ہوں گے اور فضا میں پرندے بھی راضی (خوش) ہوں گے۔“

۳۔ عن أبي سعيد رضی اللہ عنہ عن النبي صلی اللہ علیہ وسلم قال: يخرج في آخر الزمان خليفة يعطى الحق بغير عدد.^(۳)

(۱) ۱۔ بخاری، الصحيح، ۶: ۲۶۰۵، رقم: ۶۷۰۲

۲۔ مسلم، الصحيح، ۴: ۲۲۱۹، رقم: ۲۸۹۳

۳۔ ترمذی، السنن، ۴: ۶۹۸، رقم: ۲۵۶۹

۴۔ ابو داؤد، السنن، ۴: ۱۱۵، رقم: ۴۳۱۳

(۲) ۱۔ دیلمی، الفردوس بمأثور الخطاب، ۴: ۲۲۱، رقم: ۶۶۶۷

۲۔ سیوطی، الحاوی للفتاویٰ، ۴: ۶۶

(۳) ۱۔ ابن شیبہ، المصنف، ۷: ۵۱۳، رقم: ۳۷۶۴۰

”حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آخری زمانے میں ایک خلیفہ (مہدی) تشریف لائیں گے جو بغیر حساب کے (لوگوں کو اُن کا) حق عطا فرمائیں گے۔“

(۶) امام مہدی علیہ السلام کے ذریعے دین کا غلبہ و استحکام

۱۔ عن أبي الطفيل عن محمد بن الحنفية قال: كنا عند علي رضي الله عنه فسأله رجل عن المهدي فقال علي رضي الله عنه هيهات ثم عقد بيده سبعا فقال: ذاك يخرج في آخر الزمان إذا قال الرجل: الله الله قتل فيجمع الله تعالى له قوما قزع كقزع السحاب يؤلف الله قلوبهم لا يستوحشون إلى أحد ولا يفرحون بأحد يدخل فيهم على عدة أصحاب بدر لم يسبقهم الأولون ولا يدركهم الآخرون وعلى عدد أصحاب طالوت الذين جاوزوا معه النهر قال ابن الحنفية: أتريده قلت: نعم قال: إنه يخرج من بين هذين الخشنتين قلت: لا جرم والله لا أديمهما حتى أموت فمات بها يعني بمكة حرسها الله تعالى. (۱)

”حضرت ابو الطفیل رضی اللہ عنہ محمد بن الحنفیہ سے روایت کرتے ہیں کہ محمد بن الحنفیہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مجلس میں بیٹھے تھے کہ ایک شخص نے ان سے (امام) مہدی کے بارے میں پوچھا؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے (بر بنائے لطف) فرمایا۔ دور ہو، پھر ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ مہدی کا

..... ۲۔ دیلمی، الفردوس بمأثور الخطاب، ۵: ۵۰۱، رقم: ۸۹۱۸

۳۔ نعیم بن حماد، الفتن، ۱: ۳۵۷، رقم: ۱۰۳۲

۴۔ سیوطی، الحاوی للفتاویٰ، ۲: ۶۴

(۱) حاکم، المستدرک علی الصحیحین، ۲: ۵۹۶، رقم: ۸۶۵۹

ظہور آخر زمان میں ہوگا (اور بے دینی کا اس قدر غلبہ ہوگا کہ) اللہ کے نام لینے والے کو قتل کر دیا جائے گا (ظہور مہدی کے وقت) اللہ تعالیٰ ایک جماعت کو ان کے پاس اکٹھا کر دے گا، جس طرح بادل کے متفرق ٹکڑوں کو مجتمع کر دیتا ہے اور ان میں یگانگت و اُلفت پیدا کر دے گا۔ یہ نہ تو کسی سے خوفزدہ ہوں گے اور نہ کسی کے انعام کو دیکھ کر خوش ہوں گے۔ (مطلب یہ ہے کہ ان کا باہمی ربط و ضبط سب کے ساتھ یکساں ہوگا) خلیفہ مہدی کے پاس اکٹھا ہونے والوں کی تعداد اصحاب بدر (غزوہ بدر میں شریک ہونے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) کی تعداد کے مطابق (یعنی ۳۱۳) ہوگی۔ اس جماعت کو ایک ایسی (خاص) فضیلت حاصل ہوگی جو ان سے پہلے والوں کو حاصل ہوئی ہے نہ بعد والوں کو حاصل ہوگی۔ نیز اس جماعت کی تعداد اصحابِ طالوت کی تعداد کے برابر ہوگی۔ جنہوں نے طالوت کے ہمراہ نہر (اردن) کو عبور کیا تھا۔ حضرت ابو الطفیل کہتے ہیں کہ محمد بن الحنفیہ نے مجمع سے پوچھا کیا تم اس جماعت میں شریک ہونے کا ارادہ اور خواہش رکھتے ہو، میں نے کہا ہاں تو انہوں نے (کعبہ شریف کے) دوستوں کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ خلیفہ مہدی کا ظہور انہی کے درمیان ہوگا۔ اس پر حضرت ابو الطفیل نے فرمایا بخدا میں ان سے تاحیات جدا نہ ہوں گا۔ (راوی حدیث کہتے ہیں) چنانچہ حضرت ابو الطفیل کی وفات مکہ معظمہ ہی میں ہوئی۔“

۲۔ عن علي الهلالي رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لفاطمة: يا فاطمة والذي بعثني بالحق إن منهما. يعني من الحسن والحسين. مهدي هذه الأمة، إذا صارت الدنيا هرجاء ومرجاً وتظاهرت الفتن وتقطعت السبل وأغار بعضهم على بعض فلا كبير يرحم صغيراً ولا صغير يوقر كبيراً بعث الله عند ذلك منهما من يفتح حصون

الضلالة وقلوبا غلفاء، يقوم بالدين في آخر الزمان كما قمت في أول الزمان، ويملاً الأرض عدلاً كما ملئت جوراً. (۱)

”حضرت علیؑ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے سیدہ فاطمہؑ الزہراء رضی اللہ عنہا سے ارشاد فرمایا ”اے فاطمہ قسم ہے اس ذات پاک کی جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا بے شک ان دونوں یعنی حسن و حسین رضی اللہ عنہما (کی اولاد) میں سے اس امت کے مہدی پیدا ہوں گے۔ جب دنیا فتنہ و فساد کا شکار ہو جائے گی اور فتنوں کا ظہور ہوگا، اور راستے کٹ جائیں گے اور لوگ ایک دوسرے پر حملہ آور ہوں گے۔ کوئی بڑا چھوٹے پر رحم نہیں کرے گا اور کوئی چھوٹا بڑے کی عزت نہیں کرے گا تو اللہ رب العزت اس وقت ان دونوں (حسن و حسین کی اولاد) میں سے ایک ایسے شخص کو بھیجے گا جو گمراہی کے قلعوں کو فتح کریں گے اور بند دلوں کو کھولیں گے اس امت کے آخری زمانے میں دین کو قائم کریں گے جس طرح میں نے (اس امت کے) ابتدائی زمانے میں قائم فرمایا ہے اور وہ زمین کو عدل سے بھر دیں گے جس طرح پہلے وہ ظلم سے بھری ہوگی۔“

۳۔ عن أبي سعيد الخدريؓ سمعت رسول الله ﷺ يقول: يخرج رجل من أهل بيتي يقول بسنتي، ينزل الله له القطر من السماء، و تخرج له الأرض من بركتها، تملأ الأرض منه قسطاً وعدلاً كما ملئت جوراً وظلماً، يعمل على هذه الأمة سبع سنين، وينزل

(۱) ۱۔ طبرانی، المعجم الكبير، ۳: ۵۷، رقم: ۲۶۷۵

۲۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۶: ۳۲۸، رقم: ۶۵۴۰

۳۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۶۵

۴۔ سیوطی، الحاوی للفتاویٰ، ۲: ۶۶، ۶۷

بیت المقدس۔ (۱)

”سیدنا ابوسعید الخدریؓ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا: میں نے حضورع نبی اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: میری اہل بیت میں سے ایک شخص ظاہر ہوں گے جو میری سنت کی بات کریں گے، اللہ رب العزت اُن کے لیے آسمان سے بارش برسائے گا اور زمین ان کے لیے اپنی برکات نکال دے گی (یعنی اپنے خزانے اُگل دے گی)۔ زمین اُن کے ذریعے عدل و انصاف سے بھر جائیگی جس طرح پہلے وہ ظلم و ستم سے بھری ہوگی۔ وہ اس اُمت پر سات سال تک حکومت کریں گے اور بیت المقدس میں نزول فرمائیں گے۔“

۴۔ عن ابي هريرة ؓ قال: حدثني خليلي أبو القاسم ؓ قال: لا يقوم الساعة حتى يخرج عليهم رجل من أهل بيتي، فيضربهم حتى يرجعوا إلى الحق، قلت: و كم يملك؟ قال: خمسا واثنين. (۲)

”حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: مجھے میرے خلیل ابو القاسمؓ نے ارشاد فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ میری اہل بیت سے ایک شخص ظاہر نہ ہو جو لوگوں کا مقابلہ کرے گا حتیٰ کہ وہ حق کی طرف رجوع کر لیں گے میں نے عرض کیا: وہ کتنا عرصہ بادشاہ رہیں گے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پانچ اور دو (یعنی سات سال)۔“

(۱) ۱۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۲: ۱۵، رقم: ۱۰۷۵

۲۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۷: ۳۱۷

۳۔ سیوطی، الحاوی للفتاویٰ، ۲: ۶۲

(۲) ۱۔ ابویعلیٰ، المسند، ۱۲: ۱۹، رقم: ۳۳۳۵

۲۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۷: ۳۱۵

۳۔ سیوطی، الحاوی للفتاویٰ، ۲: ۶۲